رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل

لاہور

روزنامہ

تار کا پتہ ۔ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ

سالانہ ۳۲ روپے

ششماہی ۱۳ ”

سہ ماہی ۷ ”

ماہوار ۲½ ”

یوم ۔ سہ شنبہ

فی پرچہ ۱ آنہ

۱۷ ربیع الثانی ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ ۱۵ صلح ۱۳۳۱ ہش ۱۵ جنوری ۱۹۵۲ء نمبر ۱۳

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۴ جنوری ۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کی طبیعت آج خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

آغا خاں کی طرف سے تعزیت کا اظہار

کراچی ۱۴ جنوری ۔ آغا خاں اور ان کی بیگم قائد ملت کی وفات پر اظہار تعزیت کے لئے آج بیگم لیاقت علی خان سے ملنے گئے۔ نیز انہوں نے قائد ملت کی قبر پر جا کر فاتحہ خوانی بھی کی۔

— کراچی ۱۴ جنوری ۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی مشرقی بنگال کے ۱۵ روزہ دورہ پر آئندہ پیر کو ڈھاکہ روانہ ہو رہے ہیں۔

زراعت اور صنعت کی متوازن ترقی

بہاولپور ۱۴ جنوری ۔ وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین نے کہا ہے کہ حکومت اس بات کا پورا پورا انتظام کرنا چاہتی ہے کہ صنعت کار خام اشیاء پیدا کرنے والوں کو مناسب قیمتیں ادا کریں۔ آپ نے اس امر کا اعلان آج رحیم یار خاں میں بناسپتی اور متعلقہ صنعتوں کے ایک بڑے کارخانہ کا افتتاح کرتے ہوئے کیا۔ آپ نے کہا حکومت کی خواہش یہ ہے کہ کاشتکار اور صنعت کار دونوں خوشحال رہیں۔ اور ان کو اپنی محنت کا پورا پورا معاوضہ ملے۔ تاکہ وہ اطمینان کی زندگی گزار سکیں۔

پنجاب اسمبلی میں تین مزید بل منظور ہوئے

لاہور ۱۴ جنوری ۔ آج پنجاب اسمبلی میں تین مزید بل منظور کئے گئے۔ ان میں سے ایک بل نقصان زدہ علاقوں کی تعمیر و ترقی کے متعلق تھا۔ دوسرے بل کے ذریعہ شہری جائدادوں کے کرایہ کی پابندی کے قانون میں ترمیم کی گئی۔ اور ہائی کورٹ کو ڈسٹرکٹ جج کے ان فیصلوں پر بھی نظر ثانی کرنے کا اختیار دیا گیا جو وہ اس قانون کے تحت پیش ہونے والے مقدمات کے سلسلے میں صادر کریں۔ پہلے ان فیصلوں کے خلاف اپیل کا حق نہیں تھا۔

عالمی بنک کا وفد نیویارک واپس روانہ ہو گیا

تہران ۱۴ جنوری ۔ عالمی بنک کا جو وفد تیل کا قضیہ طے کرانے کے سلسلے میں ایران آیا ہوا تھا آج نیویارک واپس روانہ ہو گیا۔ وفد کے لیڈر نے روانہ ہونے سے قبل ایک بیان میں کہا ایران غیر ملکی مدد کے بغیر ہر سال پچاس ساٹھ لاکھ ٹن تیل تیار کر سکتا ہے۔ لیکن تیل کی صنعت کو پوری کامیابی سے چلانے کے لئے اسے پانچ چھ سو ماہر کاریگروں کی ضرورت ہوگی۔

زیر تولیت علاقے کب تک خود مختاری حاصل کر سکیں گے؟

انتظامی ملکوں سے رپورٹ پیش کرنے کا مطالبہ

پیرس ۱۴ جنوری ۔ جنرل اسمبلی کی تولیتی کمیٹی نے ایک قرارداد منظور کی ہے۔ جس میں جنرل اسمبلی سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ انتظامی حکومتوں سے درخواست کرے کہ وہ ہر سال اپنے زیر تولیت علاقوں کے نظم و نسق کے بارے میں رپورٹ پیش کریں۔ جس میں اس امر کو بھی واضح کیا جائے۔ کہ ان کے زیر تولیت علاقے کتنی مدت کے اندر حکومت خود اختیاری یا کامل آزادی حاصل کر سکتے ہیں۔

اس قرارداد کا اطلاق سمالی لینڈ پر نہیں ہوگا کیونکہ سمالی لینڈ کے بارے میں اس قسم کی معلومات اقوام متحدہ میں پیش کی جا رہی ہیں۔

مصری طلباء تحریک آزادی میں شریک ہونے کیلئے سینکڑوں کی تعداد سوئز میں پہنچ رہے ہیں

حکومت مصر نے تمام جہازوں کو برطانوی فوجوں کیلئے ڈاک لے جانے کی ممانعت کر دی

قاہرہ ۱۴ جنوری ۔ تازہ خبروں سے پتہ چلا ہے کہ مصری طلبا روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں سوئز پہونچ رہے ہیں۔ وہاں وہ ”محبان وطن“ کی جاری کردہ تحریک میں حصہ لیں گے۔ اور اس طرح برطانوی فوجوں کے خلاف گوریلا وار میں ان کا ہاتھ بٹائیں گے۔ محبان وطن کی چھاپہ مار سرگرمیوں کو تیز کرنے کے لئے ملک کے کونے کونے میں مصری طلبا اور نوجوان آجکل فوجی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ تاکہ وہ سوئز کے علاقے میں پہونچ کر دوسرے محبان وطن کے لئے جو آزادی کی جدوجہد میں مصروف ہیں تقویت کا باعث بن سکیں۔ آج اسماعیلیہ میں انگریزی فوج کے بکتر بند اور پیدل دستوں نے مصریوں کے خلاف اپنی جارحانہ سرگرمیاں جاری رکھیں۔ چنانچہ دونوں کے درمیان کئی گھنٹے مقابلہ جاری رہا۔ جس میں ٹینک شکن ہتھیار بھی استعمال کئے گئے۔

حکومت مصر نے تمام جہازوں کو برطانوی فوجوں کے لئے ڈاک لے جانے کی ممانعت کر دی ہے۔ اور اعلان کیا ہے۔ کہ جو جہاز بھی ڈاک لے جاتے ہوئے پائے جائیں گے۔ ان کا شمار دشمن جہازوں کی فہرست میں ہوگا۔ مصر کے قائمقام وزیر خارجہ ابراہیم فراغ پاشا نے کہا ہے کہ اگر مصر میں مقیم برطانوی باشندے مصری قوانین کی پوری پابندی کریں گے۔ اور کسی قسم کی تخریبی سرگرمیوں میں حصہ نہیں لیں گے۔ تو ان کے ساتھ اچھا سلوک ہی کیا جائے گا۔ اس امر کا اظہار آج انہوں نے برطانوی سفیر مقیم قاہرہ کے نام ایک خط میں کیا۔ انہوں نے لکھا اگر مصری حکومت سارے برطانوی باشندوں کو نکال دیتی۔ تو وہ حق بجانب ہوتی۔ لیکن اس نے اس خیال سے ایسا نہیں کیا کہ برطانوی باشندے مصری قانون کا پورا پورا احترام کریں گے۔ یہ خط وزیر خارجہ نے ایک برطانوی اور دو اور غیر ملکیوں کے اخراج سے متعلق برطانوی سفارت خانے کے ایک احتجاجی مراسلہ کے جواب [illegible] میں لکھا ہے۔

سلامتی کونسل منصفانہ فیصلے کا جلد اعلان کرے

سرینگر ۱۴ جنوری ۔ آل جموں و کشمیر کسان مزدور کانفرنس کی مجلس عاملہ نے سلامتی کونسل پر زور دیا ہے کہ وہ کشمیر سے فوجیں ہٹانے کے بارے میں جو حل بھی منصفانہ سمجھتی ہے۔ اس کا جلد از جلد اعلان کرے۔ اور پھر اس کو جلد عملی جامہ پہنائے۔ آج یہاں مجلس عاملہ نے اپنے غیر معمولی اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی جس میں اس امر پر زور دیا گیا کہ متحدہ نمائندوں کی مصالحانہ کوششوں کے ناکام ہو جانے کے بعد اب مزید وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ جو فریق بھی رائے شماری کے دوران میں غیر کشمیری فوجیں رکھنے پر اصرار کرے گا وہ کشمیری عوام کی خواہش اور ان کی مرضی کی قطعاً نمائندگی نہیں کر سکتا۔

مجلس دستور ساز کے لئے نئے نمائندے منتخب کرنے کی اجازت دی جائے

صدر مجلس دستور ساز اور وزیر اعظم سے سرحد اسمبلی کا مطالبہ

پشاور ۱۴ جنوری ۔ سرحد اسمبلی کا اجلاس سات بل منظور کرنے کے بعد آج غیر معین عرصہ کے لئے برخاست ہو گیا۔ ان میں سے پانچ مسودہ ہائے قانون کے ذریعہ ان آرڈیننسوں کو قانونی شکل دی گئی ہے۔ جن کی میعاد ختم ہو رہی تھی۔ اجلاس میں اتفاق رائے سے تین قراردادیں بھی منظور کی گئیں۔ ان میں سے ایک قرارداد میں صدر مجلس دستور ساز اور وزیر اعظم سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ مجلس دستور کے لئے سرحد کے نئے نمائندے منتخب کرنے کی اجازت دی جائے۔ باقی دو قراردادوں میں ۴۸۷ مربع میل قبائلی علاقہ کے صوبہ سرحد میں ملانے اور صوبہ سرحد کی سالانہ گرانٹ میں گراں قدر اضافہ کرنے پر مرکزی حکومت کا شکریہ ادا کیا گیا ہے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی کی تقریب سعید

آج صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ آپ کے نکاح کا اعلان گزشتہ سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرزا رشید احمد صاحب کی صاحبزادی اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی نواسی صاحبزادی صبیحہ بیگم صاحبہ سے فرمایا تھا۔ اس تقریب رخصتانہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا فرمائی۔

ہم اس تقریب سعید پر حضرت ام المومنین مدظلہا العالی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین (ادارہ)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ربوہ میں وقارِ عمل

محلہ دارالصدر سے محلہ باب الابواب کو جاتے ہوئے پہاڑیوں اور ریلوے لائن کے درمیانی ناہموار اور سنگلاخ راستے کو ایک باقاعدہ سڑک کی صورت دینے کے لئے ۱۱ر جنوری ۱۹۵۲ء بروز جمعہ صبح آٹھ بجے سے ساڑھے دس بجے تک ربوہ کے ۷۹ خدام اور چند انصار نے زیرنگرانی نائب صدر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب وقارِ عمل منایا۔ ایک روز قبل احمدنگر کے ۳۰ خدام نے اسی راستہ کو ہموار کرنے کے لئے وقارِ عمل منایا تھا۔ ٹیکنیکل راہ نمائی کے لئے ایک خدام چوہدری عبداللطیف صاحب اوورسیر بھی مصروفِ عمل رہے۔ انصار بزرگوں میں سے مولوی عطامحمد صاحب مستری محمد اسمٰعیل صاحب اور چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب قابلِ ذکر ہیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ

دورانِ عمل میں ۲۴ کدالیں ۸ بیلچے ۵ کنگھیاں۔ ۳۶ کڑھائیاں اور ۲ گینتیاں استعمال میں رہیں زیرِعمل راستہ کے ۲۰ فٹ چوڑے اور ۵۰۰ فٹ لمبے ٹکڑے کو مٹی اور پتھروں سے ہموار کیا گیا۔ جس کا رقبہ ۵۰۰۰ مکعب فٹ نکلا۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اعلانِ سزا

محمد شفیع صاحب سیم واقفِ زندگی پسر چوہدری لعل خان صاحب مرحوم اکاؤنٹنٹ سن شائن پینٹ فیکٹری لاہور (حال کھاریاں ضلع گجرات) مورخہ ۲۹/۱۰ سے بلا اجازت و بغیر رخصت غیرحاضر ہیں۔ ان کو امیر جماعت احمدیہ کھاریاں کی معرفت رجسٹری نوٹس بذریعہ رسید دیا گیا۔ کہ وہ فوراً حاضر کی رپورٹ کریں۔ نیز انہیں وقف سے فارغ نہیں کیا جا سکتا۔ جواب نہ آنے پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی۔ حضرت اقدس نے ارشاد فرمایا کہ اخبار میں نوٹس دیا جائے۔ اگر فوراً حاضر نہ ہوئے تو اخراج از جماعت کی سزا دی جائے گی۔ یہ نوٹس مورخہ ۲۷/۱۱/۵۱ کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ لیکن وہ ابھی تک حاضر نہیں ہوئے۔ پرائیویٹ ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ وہ فوج میں بھرتی ہو گئے ہیں۔ اس لئے نظارت ہذا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ان کے اخراج از جماعت و مقاطعہ کا اعلان کرتی ہے۔ احباب مطلع فرمائیں۔

(ناظر امورِ عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مولوی غلام حیدر صاحب مبلغ کہاں ہیں؟

مولوی غلام حیدر صاحب دیہاتی حلقہ عینہ والی ضلع سیالکوٹ کا تبادلہ ضلع لائل پور میں کیا گیا تھا۔ لیکن متعدد مرتبہ ہدایت دینے کے باوجود وہ ابھی تک اپنے نئے حلقہ میں نہیں پہنچے جس پر مورخہ ۸/۱/۵۲ کو بذریعہ رجسٹری جواب طلبی کی گئی تھی۔ لیکن رجسٹری اس نوٹ کے ساتھ یہاں اس نام کا کوئی آدمی نہیں ہے۔ دفتر میں واپس آگئی ہے۔ اس لئے بذریعہ اخبار الفضل اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مولوی غلام حیدر صاحب جہاں بھی ہوں فوراً ربوہ پہنچ کر رپورٹ کریں۔ ورنہ ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ نیز اگر کسی اور دوست کو مولوی صاحب کا پتہ ہو۔ تو وہ مہربانی کرکے دفتر دعوۃ و تبلیغ ربوہ کو اطلاع دیں۔

(نورالدین نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ولادت ۸/۱/۵۲ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے تیسرا نواسہ عطا فرمایا۔ جو کہ غازی حبیب اللہ خان بدوملہی (ضلع سیالکوٹ) کا لڑکا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صاحب عمر و ثروت اور دیندار بنا لے۔ فیض احمد بھٹی کنری سندھ

درخواستِ دعا میری ہمشیرہ صاحبہ اہلیہ بی بی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ احباب سلسلہ سے استدعا ہے کہ میری ہمشیرہ کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے تایا جان احمد دین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں ان کی صحت بھی خراب ہے۔ ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ لاہور

پاکستان ہندوستان اور بیرونی ممالک کیلئے تحریکِ جدید کے

وعدوں کی آخری میعاد

فرمایا" اس سال کے تحریک جدید کے وعدوں کے لئے میں نے وقت کا اعلان نہیں کیا تھا۔ اب میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ

(۱) تحریک جدید کی آخری میعاد مغربی پاکستان والوں کے لئے ۱۵ر فروری ہوگی

(۲) ایسٹ پاکستان اور ہندوستان سے آنے والے وعدوں کے لئے آخری تاریخ دس مارچ ہوگی۔

(۳) اور پاکستان اور ہندوستان سے جو باہر کے ممالک ہیں مثلاً امریکہ ہے۔ انگلستان ہے ایسٹ افریقہ ہے ویسٹ افریقہ یا دوسرے ممالک ہیں۔ ان سب کے لئے وعدوں کی آخری میعاد دس مئی ہوگی۔

(۴) تحریک جدید کی آخری میعاد وعدہ کرنے کے لئے تو اس کے لئے ہے۔ جو کسی مجبوری کی وجہ سے آخری وقت میں شامل ہوتا ہے۔ اور ان کے لئے جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ ۳۰ نومبر ۱۹۵۱ء پڑھ چکے ہیں یا سن چکے ہیں۔ ان کے لئے تو مومنانہ شان کے مطابق یہی درست ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے کی آواز پر فوری لبیک کہیں۔ لیکن ابھی تھوڑا سا وقت رہے۔ آپ یہ نوٹ پڑھ کر اپنا وعدہ اضافہ کے ساتھ اپنے عہدہ دار کو لکھوا کر تاکید کریں۔ کہ فہرست جلد تر حضور میں پیش فرمائیں۔ اگر آپ وعدہ براہ راست بھیجتے ہیں۔ پھر تو فوراً پڑھنے کے بعد چٹھی حضور میں پیش فرمائیں۔

ہر وہ مجاہد جو تحریک جدید میں وعدہ لکھواتا ہے وہ گزشتہ سال سے نمایاں اضافہ سے پیش کرے کیونکہ تحریک جدید کی تبلیغی اہمیت اور سخت ضرورت اس سے اس کا تقاضا کرتی ہے۔ اور اس کا دل اور ایمان کہتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی رضا ساری دنیا کی دولت دے کر بھی حاصل ہو جائے تو اس سے زیادہ سستا سودا اور کیا ہے۔

فرمایا:- (۵) یہ تحریک صرف اس شخص کے لئے ہے جو خدا تعالیٰ کے دین کے لئے قربانی کرنا اپنے لئے برکت اور فضل اور احسان سمجھتا ہے۔ جو سب کچھ دینے کے باوجود یہ یقین رکھتا ہے کہ اس نے خدا اور اس کے دین پر احسان نہیں کیا بلکہ خدا نے اس پر احسان کیا ہے۔ کہ اس نے اسے خدمتِ دین کی توفیق دی۔

(۶) جبکہ ہمیں پتہ لگ گیا ہے کہ دنیا بھر میں اسلام پھیلانا ہمارا کام ہے۔ تو تمہارا اس وقت یہی جواب ہونا چاہیئے۔ جو مدینہ والوں نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا۔ اب تمہیں بھی یہی کہنا چاہیئے۔ کہ اب تین یا دس یا انیس کا کیا سوال ہے۔

(۷) ہم اسلام کی حفاظت کے لئے اس کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے آگے بھی لڑینگے پیچھے بھی لڑیں گے۔ اور دشمن ہماری لاشوں پر سے گزرے بغیر اسلام کی طرف نہیں پہنچ سکتا پس آپ نے تحریک جدید کے مالی جہاد کبیر میں مومنانہ شان کے مطابق حصہ لینا ہے، خواہ آپ کو ذاتی طور پر مشکلات بھی ہوں جیسا کہ فرمایا۔

(۸) حقیقی مومن وہی ہے جو مصائب اور مشکلات کے وقت اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی سے دریغ نہیں کرتا۔ اور مومن کا اخلاص ہر مصیبت اور مشکل کے وقت اس کے کام آتا ہے۔ وہ کبھی کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتا، خواہ وہ اس کے سامنے کسی شکل میں پیش ہو۔

(۹) پاکستان اور ہندوستان سے باہر کی جماعتوں سے جماعت بورنیو کے وعدوں کی فہرست تو اضافہ کے ساتھ حضور کے پیش ہو چکی ہے۔ اور امریکہ سے چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر انچارج امریکہ مشن کی اطلاع ملی ہے۔ کہ سترھویں سال کا چندہ تحریک جدید ۲۵۰۰ ڈالر یا ۸۳۳۴ روپیہ تا ۳۱ دسمبر وصول ہوا ہے۔ اور سولہویں سال کا ۲۱۰۰ ڈالر وصول ہوا تھا۔ گویا سترھویں سال میں ۲۰ فی صدی اضافہ سے ادا ہوا۔ اب اٹھارویں سال کی فہرست جنوری ۱۹۵۲ء کے آخر تک حضور کی خدمت میں ارسال ہو سکے گی۔ فہرست مستعدی اور چستی سے تیار ہو رہی ہے۔ بیرونی ممالک کی جماعتیں مثلاً مشرقی افریقہ، نیروبی۔ میگاڈی۔ ٹانگا، کسومو، کمپالہ، ٹبورہ۔ ممباسہ۔ دارالسلام اور یورپین ممالک۔ لنڈن، سوئٹزرلینڈ، ہالینڈ وغیرہ۔ ماریشس جاوا۔ سماٹرا۔ تسکملایا۔ پاڈانگ، بانڈنگ، سنگاپور، کینٹین۔

عرب ممالک فلسطین وغیرہ کی جماعتیں اور براہ راست وعدہ کرنے والے احباب توجہ فرما کر تحریک جدید کے وعدوں کی فہرستیں ارسال فرمائیں۔ بیرونی ممالک کا ہر مبلغ جیسا کہ امریکن مبلغ اپنے اپنے حلقہ کی فہرستیں جد و جہد سے تیار کر رہے ہیں۔ حضور کے وقت کے اندر پیش کریں پوری توجہ اور کوشش سے وعدوں کی فہرستیں ارسال کریں۔ بیرونی ممالک میں ہر ایک مبلغ کو حضور کا خطبہ بذریعہ ایرمیل ارسال کیا جا چکا ہے۔

وکیل المال تحریک جدید

روزنامہ الفضل ـــــــ لاہور
مورخہ ۱۵ جنوری ۵۲ء

تعلق باللہ کس طرح مضبوط ہوسکتا ہے

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:-

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم
استقاموا تتنزل علیھم الملٰئکۃ
الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا
بالجنۃ التی کنتم توعدون۔
نحن اولیاءکم فی الحیٰوۃ الدنیا
وفی الاٰخرۃ ولکم فیھا ما تشتھی
انفسکم ولکم فیھا ما تدعون

(حٰم سجدہ ع ۴)

ترجمہ:۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں۔ کہ خدا ہمارا رب ہے۔ پھر اس امر پر قائم ہو جاتے ہیں۔ کوئی مصیبت ان کو ڈراتی نہیں۔ ان پر فرشتے یہ کلام لیکر نازل ہوتے ہیں۔ کہ ڈرو نہیں۔ اور نہ اپنے نقصانات پر غم کرو۔ بلکہ خوش ہو اس جنت پر کہ جس کا تم کو وعدہ دیا گیا ہے۔ ہم تمہارے ورلی زندگی میں بھی دوست ہیں اور مرنے کے بعد کی زندگی میں بھی دوست رہیں گے۔

ان آیات سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ سے تعلق ایک حقیقت ہے۔ جو شخص چاہتا ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ جس نوعیت کی ہمیں نسبت ہے۔ اس کو محسوس کرے۔ یہ کہ وہ ہمارا رب۔ مالک۔ حاکم اور پروردگار ہے۔ اس کو پہلے کم از کم اتنا تعلق اللہ تعالےٰ سے پیدا کرنا چاہیئے۔ جتنا کہ آیات مذکورہ بالا میں بیان فرمایا گیا ہے۔ یعنی اس پر فرشتے نازل ہوں۔ جو اس کو یقین دلائیں۔ کہ مت ڈر اور نہ غمگین ہو۔ بلکہ خوش ہو۔ اس جنت پر جس کا تجھے وعدہ دیا گیا ہے۔ ہم تیرے ورلی زندگی میں دوست ہیں اور مرنے کے بعد کی زندگی میں بھی دوست رہیں گے۔

سوال یہ ہے کہ کسی سے تعلق کے معنی کیا ہوتے ہیں۔ یہی کہ ہم اس کی ذات کے متعلق کچھ نہ کچھ حقیقی علم رکھتے ہیں۔ اس بات کو واضح کرنے کے لئے ہم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تصنیف "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" سے ایک مختصر سا حوالہ پیش کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"بندے کو خدا سے کیا تعلق ہونا چاہیئے۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ صرف کسی چیز کو مان لینا ادنیات ہے۔ تمام تعلیم یافتہ لوگ نارتھ اور ساؤتھ پول کے وجود پر یقین رکھتے ہیں۔ لیکن ان سے تعلق سوائے ان چند لوگوں کے جو ان علاقوں کی مزید تحقیقات میں مشغول ہیں کسی کو نہیں ہے۔"

ایک شخص نے نارتھ اور ساؤتھ پول کے متعلق کوئی عملی تحقیقات نہیں کی۔ بلکہ صرف نام ہی سن لیا ہے۔ یا کسی کتاب میں یہ پڑھ لیا ہے۔ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ان علاقوں سے اس کا کوئی تعلق پیدا ہو گیا ہے۔ لیکن جو شخص تحقیقات کے لئے عملی اقدام کرتا ہے۔ ان علاقوں میں پہنچ کر اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھتا ہے۔ اس کا واقعی اپنے مشاہدہ یا تجربہ کی حد تک ان علاقوں سے تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ ایک اور مثال پر غور فرمائیے۔ غالب کا شعر ہے۔ ؎

لاگ ہو تو اس کو ہم سمجھیں لگاؤ
جب نہ ہو کچھ بھی تو دھوکا کھائیں کیا

غالب کہتا ہے کہ اگر ہمارا محبوب ہم سے لاگ بھی رکھے۔ تو پھر بھی ہم اپنے آپ کو یہ فریب دے لیں۔ کہ یہ لاگ نہیں ہے۔ بلکہ لگاؤ ہے۔ لیکن اگر لاگ بھی نہ ہو۔ تو ہم اپنے آپ کو یہ فریب بھی کس طرح دے سکتے ہیں۔ غالب نے یہاں اپنے محبوب کے ساتھ تعلق کی تین صورتیں بیان کی ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ لاگ رکھتا ہو۔ دوسرے یہ کہ لگاؤ رکھتا ہو۔ اور تیسری یہ کہ نہ لاگ رکھتا ہو۔ اور نہ لگاؤ۔ ان تینوں صورتوں کے لئے محبوب کا وجود لازمی ہے اگر محبوب کا وجود ہی نہیں۔ تو شعر بالکل بے معنی ہو جاتا ہے۔ اب غور فرمائیے۔ کہ تیسری صورت یعنی نہ لاگ ہو۔ اور نہ لگاؤ۔ ایسی ہے کہ غالب کے لئے محبوب کی ہستی و عدم برابر ہیں۔ غالب کہتا ہے۔ کہ اس سے مطلب نہیں۔ کہ اس کا تعلق ہمارے ساتھ کیسا ہے۔ لاگ کا ہے۔ یا لگاؤ کا۔ ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ اس کے وجود کو کسی نہ کسی طرح محسوس کرتے رہیں۔ یعنی اس سے تعلق ضرور ہو۔ خواہ لاگ کا ہی کیوں نہ ہو۔ اس طرح ہم اس کے وجود کو محسوس تو کرتے رہیں گے۔ لیکن یہ تیسری حالت جس سے ہمیں اس کے وجود کا ہی علم نہیں ہو سکتا۔ بڑی جانکاہ ہے۔ سب سے بڑی تکلیف تو یہی ہے۔ کہ اس طرح ہمارا اس کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں رہتا۔

جب ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارا رب۔ مالک۔ حاکم اور پروردگار ہے۔ اور ہم اللہ تعالےٰ سے اس نوعیت کی نسبت کو محسوس کرنا چاہتے ہیں۔ تو لازمی ہے کہ ہمارا اور اس کا کوئی ایسا واسطہ قائم ہو۔ جس سے ہم اس کے وجود کو محسوس کر سکیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان آیات میں جو ہم نے شروع میں پیش کی ہیں۔ اسی واسطہ کی حقیقت بیان فرمائی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ صرف زبان سے رب مالک۔ حاکم اور پروردگار کہہ دینے سے ہمارے ساتھ اس نوعیت کی نسبت محسوس نہیں ہو سکتی۔ بلکہ جو شخص جانتا ہے۔ کہ ہم اس کے رب۔ مالک۔ حاکم اور پروردگار ہیں اور ...

اس پر استقامت اختیار کرتا ہے۔ تو ہم اس کے ساتھ تعلق پیدا کر لیتے ہیں۔ اس کے ساتھ لگاؤ کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اس پر اپنے فرشتے نازل کرتے ہیں۔ جو اس کو تسکین دیتے ہیں۔ کہ اس نے خلا میں نہیں پکارا۔ اس کو نہیں پکارا۔ جس کا کوئی وجود ہی نہیں۔ اس طرح ہم اس پر ثابت کرتے ہیں۔ کہ جس کو اس نے پکارا ہے۔ وہ واقعی رب۔ مالک۔ حاکم اور پروردگار ہے۔ وہ زندہ وجود ہے۔ ہم اس پر اس لئے فرشتے اتارتے ہیں۔ کہ وہ محسوس کرے۔ کہ اس کا رب۔ مالک۔ حاکم اور پروردگار واقعی زندہ وجود ہے۔ تاکہ اس کے دل سے تمام خوف دور ہو جائے۔ اس کو کوئی غم نہ رہے۔ اور اس کو یہ یقین حاصل ہو۔ اور وہ خوش ہو کہ جس جنت کا ہم نے اس سے وعدہ کیا ہے۔ وہ اس کو ضرور ملے گی۔ اور ہمارے فرشتے ورلی دنیا میں بھی اور مرنے کے بعد والی دنیا میں بھی اس کے دوست رہیں گے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ جو ہم کو پکارتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمارا رب ہے۔ اور اس پر استقامت کرتا ہے۔ یعنی صرف اپنی زبان سے ہی نہیں پکارتا۔ بلکہ سچے دل سے پکارتا ہے۔ ہم بھی اس کے ساتھ اپنا لگاؤ قائم کر لیتے ہیں۔ یہاں لاگ کا تو سوال ہی نہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جب تک انسان کو اللہ تعالےٰ سے تعلق کا اتنا بھی درجہ حاصل نہ ہو۔ کہ اللہ تعالےٰ اس پر اپنے فرشتے نازل فرمانے لگے۔ جو اس کو اپنے وجود کا علم دیں۔ اس وقت تک ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ ہم نے تعلق باللہ میں کوئی مقام حاصل کیا ہے۔ اور ہم اس نوعیت کی نسبت کو قطعاً محسوس نہیں کر سکتے۔ جو ہمارے اور اللہ تعالےٰ کے درمیان ہے۔

اللہ تعالےٰ ایک حقیقت ہے۔ اللہ تعالےٰ کا بندہ ایک حقیقت ہے۔ اس لئے ان کے درمیان جس نوعیت کی نسبت ہے۔ وہ بھی ایک حقیقت ہونی چاہیئے۔ جب تک اللہ تعالےٰ کا بندہ اللہ تعالیٰ کی حقیقت کو محسوس نہ کرے۔ اس وقت تک وہ نسبت بھی حقیقت نہیں بن سکتی۔ جو اللہ تعالیٰ کے بندے کو اللہ تعالےٰ کے ساتھ ہے۔

ہمیں مودودی صاحب کے تمام لٹریچر میں پہلی دفعہ تعلق باللہ کا اس طرح ذکر ہوتے دیکھ کر دلی خوشی حاصل ہوئی ہے۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ اس پہلو میں وہ اور بھی ترقی کریں۔ اور قرآن کریم کی جو آیات ہم نے شروع میں پیش کی ہیں۔ ان کی روشنی میں اپنا جائزہ لیں۔ کہ آیا انہیں اللہ تعالےٰ سے اسی قسم کا لگاؤ پیدا ہو گیا ہے۔ کہ وہ بھی ان کے ساتھ اپنا لگاؤ ظاہر کرنے لگا ہو۔

اللہ تعالےٰ کے فرشتے کوئی فرضی چیز نہیں ہیں۔ وہ اپنا ایک الگ وجود رکھتے ہیں۔ جس اللہ کے بندے پر اللہ تعالےٰ کے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ وہ ان کو محسوس کرتا ہے۔ کیا مودودی صاحب نے ان کے وجود کو کبھی محسوس کیا ہے۔ اگر انہیں ایسا تجربہ کبھی نہیں ہوا۔ تو ہمیں معاف رکھا جائے۔ اگر ہم عرض کریں۔ کہ ان کو اللہ تعالےٰ کے وجود کا وہ درجہ یقین حاصل نہیں ہوا۔ جس کو تعلق باللہ کہا جا سکے۔ اور اس لئے وہ حقیقی طور پر اس نوعیت کی نسبت کو بھی محسوس نہیں کر سکتے۔ جو ان کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہے۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کا رب مالک۔ حاکم اور پروردگار ہے۔ ان کے لئے یہ صرف نام ہیں۔ لفظ ہیں۔ جو انہوں نے سن لئے ہیں۔ مگر ان کی حقیقت کو نہیں جانتے۔

ہم نے جو معیار پیش کیا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کے کلام پاک سے کیا ہے۔ محض اپنی خیال آرائی یا منطق نہیں ہے۔ اگر اس معیار کی روشنی میں وہ اپنا جائزہ لیں گے۔ تو ان کو ایک نئی روشنی نظر آئیگی۔ ایک نئی زندگی۔ ایک نئی دنیا۔ نئی زمین اور نیا آسمان جو انہوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھے۔

مودودی صاحب کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ وہ اقامت دین کے داعی ہیں۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کی حاکمیت قائم کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ ان کی ہدایات سے پایا جاتا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کی حاکمیت قائم کرنے کے لئے تعلق باللہ ہونا ضروری ہے۔ آپ نے تعلق باللہ کو مضبوط کرنے کے طریقے بیان فرمائے ہیں۔ ہم نے اس پر اتنا ایزاد کیا ہے۔ کہ یہ طریقے اسی وقت مفید ہو سکتے ہیں۔ جب ہمیں اللہ تعالےٰ سے واقعی تعلق ہو۔ ہم نے قرآن کریم کی آیات سے تعلق باللہ کی حقیقت پیش کی ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ ایک اقامت دین کے داعی کے لئے اتنا تعلق باللہ جتنا کہ ان آیات سے ظاہر ہوتا ہے ضروری ہے یا نہیں؟ اگر مودودی صاحب کو اتنا تعلق باللہ حاصل ہے تو فبہا۔ ورنہ کیا یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ پیشتر اس کے کہ وہ دوسروں کو تعلق باللہ مضبوط کرنے کا طریقہ بتائیں۔ پہلے خود اللہ تعالےٰ سے اتنا تعلق قائم کر لیں۔ جتنا کہ عام خدا تعالےٰ کے بندے کے لئے ضروری ہے۔ یعنی اس پر اللہ تعالےٰ کے فرشتے نازل ہوتے ہوں۔ اگر ان کو اللہ تعالےٰ سے اتنا بھی تعلق ابھی پیدا نہیں ہوا۔ تو انہیں اقامت دین کے داعی ہونے کا بھی حق نہیں ہے۔ اور نہ وہ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کر سکتے ہیں۔ اس طرح ان کی حیثیت ایک عام دنیوی سیاسی لیڈر سے زیادہ نہیں رہتی۔ ظاہر ہے کہ یہ اسلام کی صراط مستقیم نہیں ہے۔ جس کی دعا سورہ فاتحہ میں سکھائی گئی ہے۔

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔

اے رب ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ ان کا راستہ جن پر تو نے انعام کئے ہیں۔ یعنی جن پر تو نے اپنے فرشتے نازل کرکے ان کے دل سے خوف و حزن کا قلع قمع کیا ہے۔ اور ان کو اس جنت کی بشارت دی ہے جو تو نے ان کے لئے بنائی ہے۔

نبوت، خلافت، اور بادشاہت میں فرق!

عزل خلفاء کا نظریہ کیوں غلط ہے؟

اخبار "الاعتصام" کے استدلال کا جواب

از مکرم ابو العطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر

اسلام نے معاشرہ کی اساس نبوت کو قرار دیا ہے۔ اسلام ایک ایسا دین ہے جو قومیتوں اور وطنوں کی حدود سے بالا ہے۔ اسلامی تنظیم کی بنیاد اس پر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک نبی مبعوث ہوتا ہے۔ اہل ایمان پروانوں کی مانند اس کے گرد جمع ہو جاتے ہیں۔ وہ شمع نبوت سے اکتساب نور کرتے ہیں۔ جب تک نبی اس زمین پر زندہ رہتا ہے۔ وہی ایمانداروں کی عقیدت و قیادت کا مرکز ہوتا ہے کوئی اور انسان اس عقیدت و اطاعت میں شریک نہیں ہوتا۔ نبی وہ شمع ہوتا ہے جسے خداوند تعالےٰ خود اپنے ہاتھ سے بلا واسطہ روشن کرتا ہے بے شک دشمنانِ دین اس شمع کو گل کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارتے ہیں۔ مونہہ کی پھونکوں سے اسے بجھانا چاہتے ہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ کا ازلی نوشتہ واللّٰہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ہر حال میں پورا ہوتا ہے۔ یہ تو دشمنوں کی حالت ہوتی ہے لیکن اہل ایمان تو اس شمع کے پروانے ہوتے ہیں۔ وہ نور نبوت پر فریفتہ ہوتے ہیں۔ ان کے واہمہ میں بھی یہ خیال پیدا نہیں ہو سکتا کہ ہم باہیں ایمان و عقیدت نبی کے عزل اور اس کو منصب نبوت سے علیحدہ کرنے کی کوئی کوشش کریں۔

نبی چونکہ انسان ہوتا ہے۔ وہ طبعی عمر پا کر فوت ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ باغ جس کو نبی نے نہایت محنت و جانکاہی سے بحکم ایزدی لگایا تھا۔ جس کی آبیاری اس نے اپنے خون سے کی تھی۔ وہ اس کی وفات پر ضائع ہونے سے محفوظ کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود اس کا نگران ہوتا ہے۔ اور اس باغ کے ثمردار پودوں کی ہر قسم کی بادِ صرصر سے بچانے کے لئے ایک اور تنظیم قائم کرتا ہے۔ یہ تنظیم اسلام میں خلافت راشدہ کے نام سے موسوم ہے نبوت اور خلافت میں یہ فرق ہوتا ہے کہ نبی اس وقت برپا کیا جاتا ہے۔ جب زمین پر اہل حق کی کوئی جماعت اور تنظیم موجود نہیں ہوتی۔ اس لئے نبی کے تقرر اور انتخاب میں کسی انسان کی رائے کا دخل نہیں ہوتا۔ مگر خلیفہ کا تقرر اور انتخاب اس زمانہ میں ہوتا ہے۔ جب نبی کے مقدس ہاتھوں سے صلحاء اور اہل حق کا ایک گروہ موجود ہوتا ہے۔ اسلئے مشیت ایزدی اس طرح پر واقع ہوتی ہے کہ انتخابِ خلفاء میں ایمانداروں کی رائے کا گونہ دخل ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ انتخاب خدائی انتخاب ہوتا ہے۔ مگر اس میں اہل ایمان کی رائے کا احترام ہوتا ہے۔ یقیناً نبی اور خلیفہ کے درجہ میں بہت فرق ہوتا ہے۔ مگر جہاں تک نفسِ مقصد ہے اس میں دونو کا نصب العین ایک ہی ہوتا ہے دونو ہی خدائے قدیر کی قدرت کے مظہر ہوتے ہیں نبی اگر پہلی قدرت ہے تو خلیفہ قدرت ثانیہ ہے۔ دونو ہی کشتِ روحانیت کے لئے باران رحمت ہوتے ہیں۔ دونو ہی طوفان ضلالت میں اہل ایمان کی کشتی کے ناخدا ہوتے ہیں۔

جب کشت روحانیت پک جاتی ہے۔ اور جب سفینۂ ایمانی ساحل مراد پر پہنچ جاتا ہے۔ یعنی نبی کی جماعت اپنے کامیاب اور مستقل مستقبل کو پالیتی ہے اور اسے اتنا انتشار اور استحکام حاصل ہو جاتا ہے کہ طاغوتی طاقتیں اس کے مسلنے پر قادر نہیں ہو سکتیں نیز جب روحانی انعامات سے بہت سے افراد جماعت بے اعتنائی اختیار کرنے لگ جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ایک اور رنگ میں تنظیم کو قائم کرتا ہے۔ ایسے وقت میں اللہ تعالےٰ نبی کی جماعت کو خود اپنا انتظام کرنے کا اختیار دیدیتا ہے۔ گویا اللہ تعالےٰ کا وہ ہاتھ جو دور نبوت میں براہ راست اور نمایاں طور پر کام کرتا نظر آتا تھا اور دور خلافت میں بالواسطہ اور مخفی طور پر عمل کر رہا تھا۔ اب تیسرے دور میں پرے ہو جاتا ہے تاکہ پختہ عقلیں اپنے نظام کو خود سنبھال کر اس کے اچھے یا برُے ثمرات چکھیں یہ دور دورِ بادشاہت کہلاتا ہے۔ بادشاہ کو لوگ خود ہی انتخاب کرتے ہیں۔ اور بعض دفعہ خود ہی اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اور بادشاہ کو معزول کر دیتے ہیں اس بیان سے ظاہر ہے کہ بادشاہوں کے نصب و عزل کا عوام کو اختیار ہے۔ اور نبیوں کے مبعوث کرنے اور برطرف کرنے میں انسانی ہاتھ کے دخل کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ درمیانی کڑی یعنی خلفاء کا وجود ایسا وجود ہے۔ جن کے متعلق ایک حصہ میں انسانی دخل نظر آتا ہے اور دوسرے حصہ میں وہ اس دخل سے بالا ہیں۔ یعنی ان کے انتخاب اور تقرر میں انسانی آراء کا دخل ایک حد تک ہے۔ لیکن منتخب ہونے کے بعد وہ انسانوں کی آراء کے تابع نہیں رہتے۔ یہ صورت حال بظاہر "عجیب" معلوم ہوتی ہے۔ مگر ذرا غور کیا جائے تو یہی معقول اور درست صورت نظر آتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے

وعد اللّٰہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم (سورہ نور) کہ مومنوں میں سے میں خلیفے بناؤں گا گویا خلفاء کا انتخاب خدائی انتخاب ہوتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا "لعل اللّٰہ یقمصک قمیصاً فان ارادوک علی خلعہ فلا تخلعہ لھم" کہ اللہ تعالےٰ آپ کو قبائے خلافت پہنائے گا۔ اگر لوگ آپ سے اس قباء کو اتارنا چاہیں۔ یعنی خلافت سے معزول کرنا چاہیں۔ تو ان کی بات نہ مانیں۔ اس ارشاد نبوی سے بھی ثابت ہے کہ اگرچہ بظاہر حضرت عثمان رضؓ مومنوں کی رائے سے منتخب ہوئے تھے مگر دراصل یہ کرتہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے پہنایا تھا۔

عزل خلفاء کے بارے میں شیعہ صاحبان کا یہ عقیدہ ہے کہ امام اور خلیفہ معزول نہیں ہو سکتا لیکن وہ اس کے ساتھ ہی یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں۔ کہ خلیفہ کا تقرر بھی انسانی انتخاب سے نہیں ہوتا۔ اللہ تعالےٰ یا اس کا رسول یا اس کا خلیفہ تعین کرتا ہے۔ اہل سنت میں سے محققین کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ خلفاء راشدین کے تقرر میں ایک حد تک اہل ایمان کی آراء کا دخل ہوتا ہے مگر ان کے عزل کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ درحقیقت ان کا تقرر اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ مومن اور ان کی زبانیں تو اس وقت مشیت الٰہی کے لئے بطور آلۂ کار ہوتی ہیں۔ جن کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ اپنی مرضی ظاہر کرتا ہے۔ زمانۂ خلفاء راشدین میں اہل السنت والجماعت کا یہی مذہب تھا۔ اور آج بھی محققین کا یہی مذہب ہے۔ لیکن مغرب زدہ یوروپین جمہوریت کے دلدادہ آج اس عقیدہ پر چیں بجبیں نظر آتے ہیں۔ چنانچہ موجودہ اہل حدیثوں کے ترجمان "الاعتصام" کے ایڈیٹر صاحب "کیا خلیفہ معزول ہو سکتا ہے؟" کے زیر عنوان لکھتے ہیں:-

"خلیفہ معزول ہو سکتا ہے یا نہیں، یہ ایک علمی بحث ہے، اور اس میں اس وقت تک اختلاف رائے کی گنجائش ہے جبتک خلافت و امارت کے تصور کو تعبیرات کے اثرات سے الگ کر کے نہ دیکھا جائے۔

اگر خلافت کا مسئلہ اس ڈھب کا ہے کہ اس میں جمہور یا ارباب حل و عقد کی رائے کو کوئی اہمیت حاصل نہیں۔ اور نبوت کی طرح اس کی تعیین و اقامت بھی اللہ تعالےٰ کے ارادے اور انتخاب سے ہو پاتی ہے۔ تب یقیناً اس کا عزل غلط اور ناجائز ہے

اور اگر خلیفہ کے نصب و قیام کا حکم آسمان سے نازل نہیں ہوتا بلکہ مسلمانوں کی رائے اور انتخاب سے اسی زمین پر یہ مسند امارت پر بیٹھتا اور تمام قیادت سنبھالتا ہے۔ تب رائے اور اتفاق سے اسے اس مسند سے ہٹایا بھی جا سکتا ہے — یعنی جب خلافت کا قیام مشورے سے ہوتا ہے۔ تو یہی مشورہ اس کے عزل کا بھی موجب ہو سکتا ہے۔

یہ بالکل سادہ سی حقیقت ہے، جسے "الفضل" نے خواہ مخواہ الجھا دیا ہے کہ جو ہاتھ عمارت کے بنانے میں کام آسکتے ہیں۔ وہی ہاتھ اس کو گرا دینے پر بھی قادر ہیں۔

اسلام جمہوریت و عدل کا علمبردار ہے۔ اس لئے وہ یہ نہیں مان سکتا، کہ کوئی حکومت یا امارت مسلمانوں پر اس طرح مسلط و مسیطر ہو سکتی ہے کہ اس کو ہٹا دینا ناممکن ہو۔

کیونکہ اس کے منطقی نتائج یہ ہوں گے کہ ہم عصمت خلافت کے قائل ہوں اور یہ تسلیم کر لیں کہ جس انسان کو ہم خلافت کے لئے منتخب کرتے ہیں۔ اس میں محض اس انتخاب سے اور مجرد مسند اقتدار پر فائز ہونے سے ملکوتی قوتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور وہ کبھی غلطی نہیں کر سکتا،

کیا اس دور میں اس نوع کے سیاسی الجھاوں کے لئے کوئی گنجائش ہے؟ خلیفہ اگر انسان ہے اور اس میں انسانی کمزوریاں موجود ہیں۔ تو وہ بھلا کیسے مسلمانوں کو ایسی راہ پر چلا سکتا ہے۔ جو ہلاکت و گمراہی کی راہ ہو۔ اور اس طرح بہک سکتا اور غداری کر سکتا ہے کہ اگر اس کا ہاتھ نہ روکا جائے۔ اس کے خلاف بغاوت نہ کی جائے اور اس کو اس منصب سے ہٹایا نہ جائے، تو عظیم قومی خساروں کا سامنا کرنا پڑے"۔

(الاعتصام ۱۱ جنوری سنہ ۵۲ء)

جہاں تک خلیفہ کے انتخاب کا سوال ہے اس کی حقیقت ہم سطور بالا میں ذکر کر چکے ہیں۔ اس کی روشنی میں خلیفہ کے عزل کا سوال کرنا محض غلط ہے جناب ایڈیٹر صاحب "الاعتصام" نے سادگی سے لکھدیا ہے کہ:-

"یہ بالکل سادہ سی حقیقت ہے جسے الفضل نے خواہ مخواہ الجھا دیا ہے کہ جو ہاتھ عمارت کے بنانے میں کام آسکتے ہیں وہی ہاتھ اسکو گرا دینے پر بھی قادر ہیں"

(باقی صک پر دیکھو)

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی زندگی کے دو دور

اصحاب کہف کی غاروں اور آثار قدیمہ سے ملنے والی ایک اہم شہادت

(از مکرم جناب شیخ عبد القادر صاحب لائل پور)

منقول از رسالہ الفرقان احمد نگر سالانہ نمبر

انیسویں صدی کے آخری ربع میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسائیت کے ابطال اور اسلام کی برتری کے اثبات میں دنیا کے سامنے یہ تحقیق پیش کی کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی زندگی کے دو دور ہیں ایک دور فلسطین سے تعلق رکھتا ہے جو کہ آپ کی عمر کے تینتیس ۳۳ سال پر مشتمل ہے۔ دوسرا دور مختلف ممالک کی سیاحت اور شمال مغربی ہندوستان سے متعلق ہے۔ جو کہ آپ کی باقی عمر کے کم و بیش نوّے سال تک ممتد ہے۔

شمال مغربی ہندوستان میں آپ کے ورود کا بڑا باعث یہ ہے کہ آپ کا مشن چونکہ بنی اسرائیل کے لئے وقف تھا اور قدیم زمانہ میں بابلی اور آشوری بادشاہوں نے اسرائیلی اسباطِ عشرہ کو زیادہ تر ہندوستان کے شمال مغرب کی طرف دھکیل دیا جہاں وہ مستقل طور پر آباد ہو گئے۔ اس لئے ضروری تھا کہ جہاں حضرت مسیح ناصری بنی اسرائیل کے ان دو فرقوں کو جو کہ فلسطین اور اس کے قرب و جوار کے ممالک میں بسے ہوئے تھے آسمانی بادشاہت کا پیغام پہنچائیں۔ وہاں ان گم شدہ اسباطِ عشرہ کے پاس بھی خود جائیں اور انہیں دین حق سے روشناس کریں جو ہندوستان کے شمال مغربی علاقہ میں بسے ہوئے تھے۔ چنانچہ آپ اسی مشن کو لے کر ہندوستان میں آئے۔ اسرائیلی قبائل نے جو کہ ان علاقوں میں آباد تھے آپ کے پیغام پر لبیک کہا اور ایک وقت ایسا بھی آیا کہ آپ کی پیشگوئی کے مطابق ان گم شدہ بھیڑوں کا ایک ہی چوپان ہو گیا۔ اور ایک ہی گلہ۔ آپ اپنے مشن کی تکمیل کے بعد کشمیر میں فوت ہوئے۔ آپ کی قبر یوز آسف نبی کی قبر کے نام سے آج تک سری نگر کے محلہ خانیار میں موجود ہے۔

اس تحقیق کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مسیح کی قبر سرینگر خانیار کے محلہ
میں ثابت ہو گئی ہے اور یہ وہ بات
ہے جو دنیا کو ایک زلزلہ میں ڈال دیگی
کیونکہ اگر حضرت مسیح صلیب پر
مرے تھے تو یہ قبر کہاں سے آگئی؟"

(الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۱ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ تحقیق قرآن مجید سے اخذ کی ہے اس نظریہ کی تائید میں صحفِ سابقہ۔ حدیث تاریخ اور آثارِ قدیمہ کی شہادات بیش از بیش موجود ہیں اور یوماً فیوماً نئے نئے انکشافات دنیا کے سامنے آ رہے ہیں۔ جن سے قرآنی تحقیق کی تصدیق حرف بحرف ہوتی ہے۔

قرآن مجید کی رو سے حضرت مسیح ناصری کی زندگی کے دو دور

قرآن مجید پر جب ہم غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی کے دو دور ہیں۔ ایک واقعہ صلیب تک کا دور جس کے حالات تاریخ میں محفوظ ہیں۔ دوسرا دور واقعہ صلیب کے بعد آپ کی ہجرت سے شروع ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں وارد ہوا ہے۔

وَآوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ
قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ۞ (سورہ مومنون)

کہ صلیب کی مصیبت کے بعد ہم نے حضرت مسیح علیہ السلام اور ان کی والدہ کو ایک ایسے مقام پر پناہ دی جو کہ بلند و بالا پہاڑی مقام ہے۔ اس کے باوصف وہ کھلا میدان ہے اور رہائش کی عمدہ جگہ ہے اور جہاں آپ دونوں کیلئے دشمنوں سے بچاؤ اور جائے قرار مہیا ہے اور جہاں کہ چشمے جاری ہیں۔

اسی طرح دوسرے مقامات میں فرمایا:۔

(۱) يُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا
(۲) وَجَعَلَنِىْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ
(۳) وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ

کہ حضرت مسیح ناصری لوگوں سے مہد میں بھی کلام کریں گے اور کہل میں بھی وہ جہاں کہیں جائیں گے مبارک ہوں گے۔ انہیں دنیوی وجاہت بھی حاصل ہو گی اور اُخروی وجاہت بھی اور مقربین میں سے ہوں گے۔

ان آیات کے مطالعہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی زندگی کے دو دور ہیں۔

(الف) اَيْنَ مَا كُنْتُ لا کر اشارہ کیا ہے کہ آپ کو مختلف جگہ سیاحت کرنا ہو گا۔ (چنانچہ مسیح کے معنی بھی بہت سیاحت کرنے والے کے ہیں) اور ہر جگہ آپ کی برکات پھیلیں گی۔ لوگوں کے لئے آپ برکت کا باعث ہوں گے اور بابرکت تسلیم کئے جائیں گے۔

(ب) فلسطینی زندگی میں آپ کو کوئی دنیوی وجاہت حاصل نہ ہوئی آپ خود فرماتے ہیں کہ:۔

"لومڑیوں کیلئے بھٹ ہوتے ہیں اور
چڑیوں کیلئے بسیرے لیکن ابن آدم کیلئے
سر چھپانے کی جگہ نہیں۔"

لیکن یہاں دنیوی وجاہت پانے کا ذکر ہے۔ لازماً اس دور کے لئے فلسطینی زندگی سے الگ کوئی زمانہ تعیّن کرنا ہو گا اور وہ وہی ہے جو کہ ہندوستان کے شمال مغرب سے متعلق ہے جہاں آپ کو دنیوی وجاہت بھی حاصل ہوئی۔ شہنشاہ گنڈو فارس آپ پر ایمان لایا جو کہ شمال مغربی ہندوستان کا حکمران تھا۔ غرض آپ کو دنیا میں بھی وجاہت۔ عزت اور قبولیت عطا کی گئی اور اس طرح فرمودۂ خدا وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا سچا ثابت ہوا۔

مہد اور کہل کی تحقیق

اسی طرح یہ آیت کہ وہ مہد اور کہل میں کلام کرے گا۔ آپ کی زندگی کے دو دوروں پر دلالت کر رہی ہے مہد عام طور پر تو بچپن کے زمانہ کو کہتے ہیں لیکن اپنے وسیع معنے کے لحاظ سے کہل سے پیشتر کے دورِ زندگی پر استعمال ہو سکتا ہے چنانچہ قرآن مجید میں بھی یہ استعمال پایا جاتا ہے۔ فرمایا:۔

فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ؕ قَالُوْا كَيْفَ
نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِى الْمَهْدِ صَبِيًّا ۞
(سورۂ مریم)

حضرت مریمؑ نے مسیح علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا تو یہود پکار اٹھے کہ ہم اس سے کس طرح مخاطب ہوں جو ابھی ایسا لڑکا ہے جو کہ مہد میں ہے حضرت عیسٰے علیہ السلام نے جواب دیا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں مجھے کتاب دی گئی اور نبوت سے سرفراز کیا گیا۔

یہ مسلم ہے کہ آپ کو نبوت تیس سال کی عمر میں عطا کی گئی تو گویا زمانہ مہد کی حد بچپن سے لے کر جوانی تک ممتد سمجھنی چاہیئے۔ ویسے لغت میں بھی مہد کے معنے پر غور کرنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ پختہ عمر کے لئے طیاری کا زمانہ سب کا سب مہد کہلائے گا۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تفسیر انگریزی شائع کردہ صدر انجمن احمدیہ حصہ اول صفحہ ۳۹۶) کہل کا زمانہ پختہ عمر سے شروع ہوتا ہے۔

مہد اور کہل کے ان معنوں کو مدنظر رکھتے ہوئے آیت کا مطلب صاف ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مریمؑ کو بشارت دیتے ہیں کہ تیرے ہاں پیدا ہونے والا فرزند کا پہلے حالت مہد میں لوگوں تک کلام حق پہنچائے گا۔ اس کے بعد حالت کہل میں وہ قوم سے مخاطب ہو گا۔ یہاں کلام سے مراد عام کلام نہیں بلکہ خاص کلام مراد ہے چنانچہ آثار سے ثابت ہے کہ آپ نے بچپن میں بھی نہایت دانشمندی کی باتیں کیں اور تیس سال کی عمر میں نبوت سے سرفراز ہو کر لوگوں تک پیغام رسالت پہنچایا۔ یہ کلام حالت مہد کا ہے۔ پھر دوسرے دور میں آپ نے اپنی قوم کو ہندوستان کے شمال مغرب میں آ کر مخاطب کیا۔ جب کہ آپ کی عمر دور کہل میں داخل ہو چکی تھی۔ اس آیت میں آپ کی عمر کے گویا دو دوروں کا ذکر ہے۔ پہلا دور حالت مہد سے متعلق فلسطینی زندگی تک ممتد ہے اور دوسرا دور واقعۂ صلیب کے بعد اسرائیل کے گم شدہ قبائل کو مخاطب کرنے سے شروع ہوتا ہے۔

الغرض جہاں موجودہ عیسائیت ہمیں یہی بتاتی ہے کہ حضرت مسیح ناصری نے ۳۳ سال کی عمر تک لوگوں سے کلام کیا۔ بعد ازاں آپؑ کو صلیب دیدیا گیا۔ واقعہ صلیب کے بعد زندہ ہو کر آسمان پر چلے گئے وہاں قرآن مجید ہمیں یہ بتاتا ہے کہ آپ صلیب پر فوت نہیں ہوئے نہ آپ کے قتل میں یہود نامسعود کو کامیابی ہوئی بلکہ آپ کو واقعہ صلیب کے بعد ایسے علاقوں میں پناہ دی گئی جو کہ بلند و بالا علاقے ہیں جہاں آپ کیلئے جائے قرار بھی اور جہاں خوشگوار چشمے جاری تھے۔ اس دور کہل میں بھی آپ نے لوگوں سے کلام کیا۔ آپ کی آواز پر بنی اسرائیل نے لبیک کہا۔ آپ جہاں گئے اپنی برکات لوگوں میں پھیلاتے گئے۔ آپ کو دنیا میں بھی وجاہت حاصل ہوئی یہاں تک کہ آپ فوت ہوئے اور آپکو رفع روحانی حاصل ہوا۔ لوگوں نے آپ کے اور آپ کے مشن کے خلاف خطرناک منصوبے کئے لیکن اللہ تعالےٰ کی تدبیر کامیاب ہوئی۔ اللہ تعالےٰ کا حکم بلند ہوا اور دشمن کے بل اور ان کے منصوبے خاک میں ملے۔ مکروا و مکر اللہ واللہ خیر الماکرین (باقی)

---

۱ اس موقع پر ذاتِ قرار کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جو اپنے اندر مختلف معانی سمیٹے ہوئے ہیں ان کے معنے میدانی علاقہ کے بھی ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ تمام پہاڑی خطوں میں وادی کشمیر کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ وہ چھ ہزار فٹ کی بلندی پر ایک بہت بڑا کھلا میدان ہے۔ اتنا وسیع اور ہموار میدان تمام پہاڑی خطوں میں دنیا بھر میں کہیں نہیں ملے گا ذاتِ قرار کے دوسرے معنے جائے قرار کے ہیں چنانچہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو دشمنوں کے ہاتھوں سے بچا کر اس علاقہ میں قرار و ثبات عطا کیا گیا۔ چنانچہ واقعہ صلیب سے پہلے یہودیوں کو مخاطب کر کے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جہاں میں جاتا ہوں تم وہاں نہیں آ سکتے (یوحنا ۱۳/۳۳) ذاتِ قرار کے ایک معنے عمدہ رہائش والی جگہ نیز پھلوں اور چارہ اگانے والی زمین کے ہیں۔ یہ سب معنے یہاں پر صادق آتے ہیں۔

۱ مکتوب سکندریہ جو کہ حضرت مسیح ناصری کے زمانہ کی ایک دستاویز ہے اس میں لکھا ہے کہ:۔

"جب یسوع نے جو ابھی بچہ ہی تھا حقائق و معارف کے متعلق فقیہوں اور فریسیوں سے گفتگو شروع کی تو اس کے مسائل سے یروشلم کے فریسی لوگ بہت رنجیدہ ہوئے ..... اس نو عمر بچے کی گفتگو ایسی موثر ہوتی تھی کہ جب وہ خدا کا کلام سناتا تھا تو لوگ اس سے سن کر وجد میں آ جاتے تھے۔"

اسی قسم کا ایک بیان انجیل میں بھی درج ہے چنانچہ حضرت مسیح جب بارہ برس کے تھے تو ان کے دانشمندانہ کلام کا ایک واقعہ لوقا ۲/۴۶-۴۷ میں بھی مندرج ہے۔

۲ انجیل میں حضرت مسیح ناصری اپنا مشن بیان کرتے ہوئے یہی فرماتے ہیں کہ میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو کہ اس بھیڑ خانہ میں نہیں مجھے ان کو بھی لانا ضرور ہے وہ میرا کلام سنیں گی۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپکا کلام دو دوروں سے تعلق رکھتا ہے ایک فلسطینی قبائل میں اور ایک گم شدہ اسرائیلی قبائل میں۔

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر وصیت ۱۰۹۸۹ عبد الرحمن ولد چوہدری چراغ الدین قوم راجپوت بھٹی پیشہ کاشتکاری عمر ۴۰ سال ساکن چک ۳۲ پنجپور تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان ریاست بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۷-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ہم پانچ بھائیوں کی ایک مربع کرہ زمین واقعہ چک مذکورہ میں ہے۔ جس کی موجودہ قیمت ۸۰۰۰ روپیہ ہے۔ اس جائداد میں سے اپنے پانچویں حصہ کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں اس جائداد کی وصیت کردہ میں سے کوئی جائداد یا رقم حوالہ صدر انجمن کردوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ اس وقت میرا گذارہ کاشت زمین پر ہے جس کی آمد ششماہی ہوتی ہے اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی بھی کرتا رہوں گا۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد جو جائداد ثابت ہوگی۔ اسکے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ العبد: عبد الرحمن موصی چک ۳۲ ڈاکخانہ پنجپور تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان گواہ شد: غلام محمد چک ۱۰۵ لائلپور گواہ شد: علی احمد ملک ۱۰۵ لائلپور۔

وصیت ۱۲۳۷۰ حشمت بی بی زوجہ کریم بخش قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی چک ۶۷ ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۷-۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد زیورات چوڑیاں نقری ۳ تولے قیمتی ۳۰ روپے اس کے علاوہ اور کوئی زیور نہیں ہے اور حق مہر مبلغ ۱۰۰ روپیہ جو میں نے وصول پالیا ہوا ہے۔ کل جائداد ۱۳۰ روپے کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ اور ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ الامۃ: حشمت بی بی موصیہ: گواہ شد کریم بخش خاوند موصیہ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۱۰۵۱ فضل الدین ولد نور محمد صاحب احمد نگر ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۶-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد میری جو جائداد منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ میری سابقہ جائداد جو میں مشرقی پنجاب قادیان میں چھوڑ کر آیا ہوں وہ محلہ دارالسوت۔ دارالبرکات مشرقی ریلوے روڈ پر ہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ ۱ مکان محلہ دارالبرکات شرقی دو کنال ۲ مکان محلہ دارالسوت قادیان ایک کنال ریلوے روڈ ۳ زمین نزد کارخانہ گلاس فیکٹری ۳ ایکڑ اس وقت میرا گذارہ اس زمین پر ہے جو کہ چک ۱۵۵ شمالی میں ہے۔ اراضی مذکورہ اتیح چک شمالی گورنمنٹ پاکستان کی طرف سے عارضی طور پر ملی ہوئی ہے۔ اور آمدنی غیر معین ہے اس غیر معین آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ العبد: فضل الدین موصی احمد نگر۔ گواہ شد: محمد اسحق بقلم خود سلانوالی گواہ شد: محمد ابراہیم سلانوالی حال ربوہ

وصیت ۱۰۶۸۲ عبد الغفور ولد چوہدری اللہ دتہ صاحب قوم جٹ پیشہ تجارت عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن حال چک ۱۰۷ ضلع لائلپور تحصیل جڑانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۷-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میری جو جائداد بوقت وفات ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اپنی ماہوار آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ العبد: عبد الغفور موصی سابق قادیان حال چک ۱۰۷ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور گواہ شد: کیپٹن بشیر ڈی۔ گواہ شد: ملک صلاح الدین ایم اے۔

وصیت ۱۳۲۱۹ ناصرہ بیگم زوجہ چوہدری سید محمد صاحب قوم سندھو پیشہ خانہ داری عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن وصنی پور چک ۳۳۲ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۵-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد سوائے حق مہر مبلغ پانچصد روپیہ کے اور کوئی نہیں ہے۔ اس کے میں ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر بعد میں مجھے کوئی جائیداد وغیرہ یا آمد کی کوئی سبیل پیدا ہوگی۔ تو اس کا بھی ۱/۵ حصہ تادم زندگی ادا کرتی رہوں گی۔ حق مہر ابھی تک میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: ناصرہ بیگم موصیہ گواہ شد: سید محمد خاوند موصیہ حال وی مولانڈی ڈاکخانہ بشیر آباد جانگس ضلع حیدرآباد سندھ گواہ شد: ناصر احمد دیہاتی مبلغ حلقہ بشیر آباد

وصیت ۱۳۲۲۸ کرم الہی ولد مولوی رحمت علی صاحب قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۱۱-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد غیر منقولہ و منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میری آمد بذریعہ کاشتکاری سالانہ ۱۰۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: کرم الہی موصی بقلم خود گواہ شد فضل الدین پریذیڈنٹ جماعت ناصر آباد اسٹیٹ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۳۱۸۷ بخت بھری زوجہ ملک محمد یار صاحب قوم مجوکہ پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن مجوکہ حویلی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۵-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ ۳۰ روپے جو کہ خاوند سے وصول کرچکی ہوں اس کے علاوہ ڈنڈی طلائی وزنی ایک تولہ قیمت ۱۰۰ روپے کڑے نقرئی وزنی ۴ تولے قیمت ۶ روپیہ۔ کل میزان ۱۳۶ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی الامۃ: نشان انگوٹھا بخت بھری موصیہ: گواہ شد: ملک محمد یار خاوند موصیہ: گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۳۱۸۸ صاحب خاتون زوجہ ملک محمد یار صاحب قوم مجوکہ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۲۴ء ساکن مجوکہ حویلی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۵-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ ۵۰ روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور نقرئی ڈنڈیاں ۵۰ روپے کل میزان یکصد روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کردوں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: نشان انگوٹھا صاحب خاتون موصیہ: گواہ شد: ملک محمد یار خاوند موصیہ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت ۱۳۲۲۹ سکینہ بیگم زوجہ کرم الہی صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۱۱-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۳۰۰ روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور طلائی کانٹے ایک وزنی ۲ تولے قیمت ۲۰۰ روپے زیور نقرئی وزنی ۲۰ تولے قیمت ۳۰ روپے۔ کل میزان ۵۳۰ روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: سکینہ بیگم موصیہ بقلم خود گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا گواہ شد: کرم الہی خاوند موصیہ بقلم خود۔

وصیت ۱۳۲۳۰ چوہدری غلام احمد ولد چوہدری عطا محمد صاحب نمبردار قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال بیعت ۱۹۲۸ء بسرانی ساکن ناصر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۱۱-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ میں مہاجر ہوں میری تنخواہ اس وقت ۱۳۳ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری متروکہ جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: غلام احمد بسرا موصی گواہ شد: فضل الدین پریذیڈنٹ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت ۱۳۲۳۱ مجیدہ بی بی زوجہ چوہدری غلام احمد بسرا قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۱۱-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر مبلغ ۳۰۰ روپے ہے۔ جو ابھی بذمہ خاوند قابل ادا ہے۔ زیورات طلائی کانٹے و انگوٹھی وغیرہ ۴ تولے قیمت ۴۰۰ روپے ہے۔ زیور نقرئی وزنی ۸۰ تولے قیمت ۱۲۰ روپے ہے۔ کل میزان معہ حق مہر ۸۲۰ روپے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر یہ بھی وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: مجیدہ بی بی بقلم خود گواہ شد: غلام احمد بسرا خاوند موصیہ: گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت ۱۳۲۳۲ زینب بی بی بیوہ مولوی فضل الہی صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۷۲ سال بیعت ۱۹۰۴ء ساکن ناصر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۱۱-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ایک پینشن جس کی قیمت مبلغ ۲۵۰ روپیہ ہے۔ ایک بھینس ۱۰۰ روپیہ۔ زیور طلائی کانٹے ۲ تولے قیمت ۱۰۰ روپیہ زیور نقرئی ۳ تولے قیمت ۳۰ روپے کل میزان ۴۸۰ روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اسکے علاوہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے مبلغ ۱۵ روپے ماہوار وظیفہ ملتا ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں میرے متروکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ: نشان انگوٹھا زینب بی بی موصیہ گواہ شد: کرم الہی بقلم خود: گواہ شد سید ولایت شاہ

وصیت ۱۳۲۳۳ عبد الرحمن ولد مولوی شادی خان قوم بٹ کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۱۵ء ساکن نسیم آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ کنری ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۱۱-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت کچھ نہیں ہے میری اس وقت ماہوار آمد ۸۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ادا کرتا رہونگا۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو میری جائداد متروکہ ثابت ہو اسکی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد: عبد الرحمن مولوی فاضل موصی بقلم خود گواہ شد: محمد افضل سیکرٹری مال گواہ شد: محمد اقبال پریذیڈنٹ جماعت نسیم آباد

وصیت ۱۳۲۳۴ غلام فاطمہ زوجہ شیخ محمد عبد اللہ صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن ناصر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۱۱-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۲۰۰ روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ قیمت ۱۰۰ روپیہ طلائی انگوٹھیاں دو عدد وزن ۳/۴ تولہ قیمت ۷۵ روپے۔ نقرئی چاندی وزن ۲۰ تولے قیمت ۳۰ روپے کل میزان ۴۰۵ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: غلام فاطمہ موصیہ: گواہ شد: فضل الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ: گواہ شد: محمد عبد اللہ خاوند موصیہ

وصیت ۱۳۲۳۵ محمد شریف ولد علی گوہر صاحب قوم کھوکھر پیشہ دوکانداری عمر ۴۰ سال بیعت فروری ۱۹۵۰ء ساکن ناصر آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۱۱-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میری اس وقت ماہوار آمد بذریعہ دوکانداری مبلغ ۵۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائیداد متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: محمد شریف موصی بقلم خود گواہ شد فضل الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ناصر آباد گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت ۱۳۲۳۹ محمد انور ولد چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۱۱-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت غیر منقولہ و منقولہ کوئی نہیں ہے۔ آمد بذریعہ زمینداری سالانہ مبلغ ۸۰۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد متروکہ ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: محمد انور موصی بقلم خود گواہ شد: فضل الدین پریذیڈنٹ جماعت ناصر آباد اسٹیٹ منشی محمد شریف ناصر آباد اسٹیٹ سندھ

نبوت خلافت اور بادشاہت میں فرق

(بقیہ صفحہ ۴)

ہاں صاحب! وہ ہاتھ اسی وقت اس عمارت کو گرانے پر قادر ہو سکتے ہیں۔ جبکہ وہ عمارت ان ہاتھوں کی ملکیت ہو۔ اگر وہ عمارت ان ہاتھوں کی ملکیت نہ ہو۔ بلکہ کسی بادشاہ کے حکم کی تعمیل میں انہوں نے اسے تعمیر کیا ہو۔ تو وہ ہاتھ باوجودیکہ اس عمارت کے بنانے میں کام آچکے ہیں۔ مگر اب اس کے گرانے پر قادر نہیں۔ اب اس عمارت کا گرانا ان کے حیطۂ اختیار سے باہر ہے۔ اب صرف بادشاہ ہی اس کے گرانے پر قادر ہے۔ دنیا میں سینکڑوں ہزاروں ایسے کام ہیں۔ کہ ان کو انسان سرانجام دینے کے بعد از روئے قانون شریعت یا قانون قدرت بگاڑنے یا مٹانے کا مجاز نہیں۔ بیٹے کی پیدائش میں ماں باپ کا اس سے کہیں زیادہ دخل ہے۔ جتنا خلیفہ کے انتخاب میں زید و بکر کی رائے کا دخل ہوتا ہے۔ لیکن کیا شرعاً یا قانوناً ماں باپ کو اختیار ہے۔ کہ وہ اپنے بیٹے کو قتل کر سکیں۔ کیونکہ اسے پیدائش ماں باپ کے توسط سے نصیب ہوئی تھی؟ ہرگز نہیں۔ دور کیوں جائیں۔ ایک واضح شرعی مسئلہ ہے۔ زید اپنی مرضی سے اور اپنے ہی ہاتھوں سے پسینہ کی کمائی خرچ کر کے اینٹ اور چونے کی ایک مسجد خدا تعالیٰ کے نام پر تعمیر کرتا ہے۔ لیکن کچھ دنوں کے بعد جب لوگ اس میں نماز پڑھنے لگ جاتے ہیں۔ تو کدال لے کر اسے گرانے کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ کیا کوئی اہلحدیث عالم ہے۔ جو اس مسجد کے معمار کو اسے مسمار کرنے کی اجازت دے۔ اور کہے کہ جو ہاتھ عمارت کے بنانے میں کام آسکتے ہیں۔ وہی ہاتھ اسکو گرا دینے پر بھی قادر ہیں؟ مجھے یقین ہے۔ کہ روئے زمین پر ایسا فتویٰ دینے والا ایک بھی عالم نہ ملے گا۔ آخر کیوں؟ صرف اس لئے کہ مسجد خدا کے نام پر وقف ہے۔ آپ اسے بنا سکتے ہیں مگر اسے گرانے کے آپ مجاز نہیں۔ بھائیو! اگر اینٹ اور گارے کی اس مسجد کا یہ حکم ہے۔ جس میں چند نمازی نماز پڑھتے ہیں۔ تو بتلائیے کہ اس خلافت راشدہ کا کیا حکم ہوگا۔ جس سے نبی کے بعد اسلامی جماعت کی ساری عمارت وابستہ ہے۔ جس سے اسلام کا سارا نظام مربوط ہے؟ جناب ایڈیٹر صاحب "الاعتصام" اسلام کو جمہوریت کا علمبردار کہہ کر عزل خلفاء کو اسی لئے ضروری ٹھہراتے ہیں۔ کہ بصورت دیگر:۔

"اس کے منطقی نتائج یہ ہوں گے۔ کہ ہم عصمت خلافت کے قائل ہوں۔ اور یہ تسلیم کر لیں۔ کہ جس انسان کو ہم خلافت کے لئے منتخب کرتے ہیں۔ اس میں محض اس انتخاب سے اور مجرد مسند اقتدار پر فائز ہونے سے ملکوتی قوتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور وہ کبھی غلطی نہیں کر سکتا۔"

نہایت ادب سے گذارش ہے۔ کہ جس جمہور کو آپ اپنے ہی منتخب کردہ خلفاء کو معزول کرنے کا اختیار دیتے ہیں۔ کیا آپ اس جمہور کی عصمت کے قائل ہیں؟ نیز کیا آپ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ان میں ملکوتی قوتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ اور وہ کبھی غلطی نہیں کر سکتے۔ اگر آپ ایسا مانتے ہیں۔ تو ان معصوموں اور ملکوتی قوتوں والوں کا انتخاب غلط کیسے ہو گیا؟ اور اگر ایسا نہیں ہے۔ اور آپ عصمت جمہوریت کے قائل نہیں ہیں۔ آپ جمہور میں ملکوتی قوتیں تسلیم نہیں کرتے۔ اور انہیں غلطی سے بالا نہیں جانتے۔ تو انصاف سے فرمایئے۔ کہ آپ کا یہ استدلال منطق ترازو میں کیا وزن رکھتا ہے؟

بے شک معصومیت کا مقام انبیاء سے مختص ہے۔ مگر کیا اولیاء اور خلفاء کو محفوظیت کے مقام پر نہیں مانا جاتا۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں ایسی غلطی سے محفوظ رکھتا ہے۔ جو قوم کے لئے "ہلاکت اور گمراہی کی راہ" ہو؟ جب اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خلفاء کے وجود کو دین کی تمکنت اور تقویت کا ذریعہ ٹھہرایا ہے۔ تو ظاہر ہے۔ کہ وہ ایسی غلطی کے مرتکب نہیں ہو سکتے۔ جو ہلاکت اور گمراہی کی راہ ہو۔ اور یہ امر بجائے خود دلیل ہے۔ کہ خلفاء کے عزل کا خیال غلط ہے۔

جناب ایڈیٹر صاحب "الاعتصام" نے اس امر پر بڑا زور دیا ہے۔ کہ اندریں صورت محض ہمارے انتخاب سے اور مجرد مسند اقتدار پر فائز ہونے سے خلیفہ میں ملکوتی قوتیں ماننی پڑیں گی۔ حالانکہ جب مومن میں ملائکہ سے بڑھ کر روحانی قوتیں موجود ہوتی ہیں۔ اور آدم کے حقیقی جانشین آج بھی مسجود ملائکہ ہیں۔ تو کیا اس پر تعجب اور حیرت کا کونسا مقام ہے۔ جناب ایڈیٹر صاحب! اہل ایمان کا انتخاب اسی شخص کو چنے گا۔ جو اس مقام کا اہل ہوگا۔ اور جس میں ملکوتی قوتیں کام کر رہی ہوں گی۔ نبی کے بعد آخر خلیفہ اس کا سب سے بہترین روحانی جانشین ہوتا ہے۔ اگر ایسے شخصوں میں بھی ملکوتی قوتیں کام نہ کریں گی۔ تو کس میں کریں گی؟ کیا اس کا انکار کر کے آپ نبی کی قوت قدسیہ کا انکار نہیں کر رہے؟

سیاست زدہ مدیر "الاعتصام" عزل خلیفہ کے واقعی جواز کے بارے میں "مفروضہ دلیل" یوں بیان کرتے ہیں کہ:

"خلیفہ اگر انسان ہے۔ اور اس میں انسانی کمزوریاں موجود ہیں۔ تو وہ بلاشبہ مسلمانوں کو ایسی راہ پر چلا سکتا ہے۔ جو ہلاکت و گمراہی کی راہ ہو اور اس طرح بہک سکتا اور غداری کر سکتا ہے۔ الخ"

ناظرین غور فرمائیں۔ کہ جملہ کا آغاز "اگر" سے ہے۔ مگر اس کے نتیجہ کا بیان "بلاشبہ" سے شروع ہوتا ہے۔ کیا یہ مغالطہ نہیں؟ ہم مانتے ہیں کہ خلیفہ انسان ہے۔ اور اس میں انسانی کمزوریاں ہوتی ہیں۔ مگر ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ نبی بھی انسان ہوتا ہے۔ اور اس میں بھی انسانی کمزوریاں ہوتی ہیں۔ وہ بھول جاتا ہے۔ وہ تھک جاتا ہے۔ اس سے کبھی فیصلہ میں غلطی بھی ہو جاتی ہے۔ اس نوع کی انسانی کمزوریاں اپنے درجہ کے لحاظ سے خلیفہ میں بھی ہو سکتی ہیں۔ مگر اس سے یہ کہاں سے لازم آیا کہ خلیفہ بلاشبہ مسلمانوں کو ہلاکت و گمراہی کے راستہ پر ڈال دے گا۔ اور ضلالت کا شکار ہو جائے گا۔ اور غداری کر سکے گا؟ جب اس قیاس کا کبریٰ غیر ثابت اور غیر مسلم ہے۔ تو اس سے اخذ کردہ نتیجہ کس طرح درست ہو سکتا ہے؟ ذرا غور فرمایئے کہ حضرت عثمانؓ کے باغی یہی استدلال پیش نہ کرتے تھے۔ حضرت علیؓ کے مخالف خوارج کے استدلال کی یہی بنیاد نہ تھی کہ "آپ انسان ہیں۔ اور آپ میں انسانی کمزوریاں موجود ہیں۔" لیکن کیا ان باغیوں کے اس استدلال پر ان خلفاء راشدین نے مسند خلافت کو ترک کر دیا؟ ہرگز نہیں۔ ان مقدسوں نے فرمایا کہ بے شک ہم انسان ہیں۔ اور بے شک ہم میں انسانی کمزوریاں ہیں مگر تمہارے الزامات غلط ہیں۔ اور ہماری انسانی کمزوریاں ہمارے عزل کی متقاضی نہیں۔

(بقیہ صفحہ ۸ پر دیکھیں)

اعلانِ نکاح

عزیزہ مبارکہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کا نکاح عزیزم مختار احمد سنوری (حال ڈھاکہ مشرقی پاکستان) ابن چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب وکیل مرحوم کے ساتھ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۵ جنوری کو ربوہ میں بعد نماز عصر اعلان فرمایا عزیزہ مذکورہ [illegible] چوہدری غلام حسین صاحب (آف جھنگ) مرحوم اللہ عنہ کی پوتی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے جانبین کیلئے بابرکت ہونے کیلئے دعا فرمائیں۔

(فضل الرحمٰن مسلم نائب تحصیلدار کبیر والا ضلع ملتان)

سمندر پار کے خریداران الفضل کی خدمت میں عرض

۴۰۲ - ڈاکٹر بی۔ ڈی احمد صاحب بورنیو	۵۸۲ ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدن
۴۵۲ - سید محمد سرور شاہ صاحب دار السلام	۶۲۲ این اے شفیع صاحب موروگورو
۴۶ - ایم اے ملک صاحب نیروبی	۶۳۵ چوہدری رحمت اللہ خان صاحب میٹنڈو

آپ کی قیمت اخبار ختم ہو چکی ہے۔ تا وصولی قیمت اخبار آپ کی خدمت میں نہیں بھجوایا جائے گا۔ اطلاعاً عرض ہے

اقوام متحدہ کے روسی مندوبین سے عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل کی اپیل

پیرس ۱۴ جنوری۔ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عبدالرحمٰن عظام پاشا نے سوویٹ مندوبین سے درخواست کی ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے ۶۰ویں رکن کی حیثیت سے لیبیا کے انتخاب میں ملوث نہ ہوں۔

انہوں نے اسٹار کو بتایا کہ سوویٹ وزیر خارجہ اور اقوام متحدہ میں روسی مندوب اعلیٰ ایم اینڈری وشنسکی کو اس مسئلہ کے متعلق ایک نوٹ روانہ کیا ہے اور دوسرے سوویٹ مندوبین سے بھی بات چیت کی ہے انہوں نے لیبیا کی درخواست پر علیحدہ غور کئے جانے کی سفارش کی ہے کیونکہ یہ نئی مملکت اقوام متحدہ کی وجہ سے معرض وجود میں آئی ہے۔

انہوں نے کہا کہ "اقوام متحدہ کی تیسری اولاد کی حیثیت سے لیبیا کو بہ اتفاق آراء رکن منتخب ہو جانا چاہیئے۔ پہلے دو اسرائیل اور انڈونیشیا ہیں۔ دوسرے ممالک مثلاً اردن اطالیہ۔ بلغاریہ اور اشتراکی چین کی شمولیت بالکل جداگانہ مسئلہ ہے"۔ (اسٹار)

ابن سعود کی تخت نشینی کی سالگرہ

دمشق ۱۴ جنوری۔ سعودی عرب کے تخت پر شاہ ابن سعود کے متمکن ہونے کی ۲۶ویں سالگرہ کے موقعہ پر یہاں کے اخبارات نے طویل اداریئے سپرد قلم کئے ہیں۔ شاہ نے صرف اپنے ہی ملک کی ترقی کے لئے نہیں بلکہ مجموعی طور پر عربوں کے مفاد کی خاطر جو کام سرانجام دیئے ہیں۔ انہیں ان اداریوں میں سراہا گیا ہے۔ (اسٹار)

بنجر زمین کو چند گھنٹوں میں زرخیز کر دینے والی نئی ایجاد

نیویارک ۱۴ جنوری۔ امریکہ کی ایک کمپنی نے ایک ایسا مرکب تیار کیا ہے جس سے قحط کے ختم ہو جانے کا امکان ہے۔ اس مرکب کا تجارتی نام "کریلیم" رکھا گیا ہے اور اسکے استعمال سے بالکل ویران اور بنجر زمین کو چند گھنٹوں میں زرخیز بنایا جا سکتا ہے۔

یہ ایک ایسا مرکب ہے۔ جو زمین میں اسکی فطرتی زندگی کی لہر دوڑا دیتا ہے اور وہ خود بارش اور فضا کی گیسوں سے حاصل شدہ تازگی پیدا کر لیتی ہے۔ اس کا ردعمل ایک خاص قسم کی اعلیٰ کھاد جیسا ہوتا ہے۔ لیکن اس

کیمیاوی برآمدات کا ریکارڈ

لنڈن ۱۴ جنوری۔ برطانیہ کی کیمیاوی صنعت نے گذشتہ سال کے پہلے دس مہینوں میں ۱۱ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ کی قیمت کا سامان برآمد کیا۔ یہ اعداد ریکارڈ ہیں ۔۔۔ ان میں زیادہ تر آمد ایسے ممالک کو ہوئی ہے۔ جو ڈالروں میں ادائیگی کرتے ہیں۔ امریکہ نے ۱ کروڑ پاؤنڈ کا کیمیاوی سامان خریدا اور ۴۰ لاکھ پاؤنڈ کا سامان کناڈا روانہ کیا گیا تھا۔ (اسٹار)

لنڈن ۱۴ جنوری مشرقی نائیجیریا میں چیچک کو روکنے کی پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ اب تک اس وباء سے ۴۰۰ آدمی فوت ہو چکے ہیں ۔۔۔ علاقائی دارالحکومت کے ۲۰۴ ملحقہ دیہات وباء سے متاثر ہو رہے ہیں۔ طبی امداد پہنچا دی گئی ہے۔ علاج کے خاص مراکز قائم کر دیئے گئے ہیں۔ (اسٹار)

۴ کا اثر اس کھاد کے مقابلہ میں ۱۰۰ سے ۱۰۰۰ گنا زیادہ جلد ہوتا ہے۔

اس کمپنی نے یہ حیرت انگیز مرکب جو پلاسٹک کا سفوف ہے ۱۹۴۸ میں تیار کیا تھا۔ اسکے بعد سے امریکی محکمہ زراعت میک گل یونیورسٹی اور اوہیو یونیورسٹی میں اسپر تجربے کئے جاتے رہے۔ امید کی جاتی ہے کہ ۱۹۵۳ سے تجارتی پیمانہ پر یہ دستیاب ہو سکے گا اور شروع میں اس کی قیمت دو ڈالر فی پاؤنڈ ہو گی اس نئی کھاد کی جیسی مانگ متوقع ہے۔ اسے پورا کرنے کے لئے ٹیکساس میں ۵ کروڑ ڈالر کے صرفہ سے ایک کارخانہ بنایا جا رہا ہے۔

اس دریافت میں سیاستدان اور کاشتکار دونوں ہی دلچسپی لے رہے ہیں۔ انکا کہنا ہے کہ فوجوں سے زیادہ اشتراکیت کو روکنے میں یہ مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اشتراکیت کا دارومدار بھوکوں ہی پر چلتا ہے۔ (اسٹار)

برطانیہ اور نیوزی لینڈ میں فضائی دوڑ

لنڈن ۱۴ جنوری۔ آئندہ سال برطانیہ اور نیوزی لینڈ کے درمیان طیاروں کی دوڑ کا جو مقابلہ ہونے والا ہے۔ اس کی نگرانی کرنے والے مقامات میں کراچی کا نام بھی تجویز کیا جا رہا ہے۔ دوڑ کے منتظمین چاہتے ہیں کہ یہ نگرانی ایسے مقامات سے ہو جس کی وجہ سے انہیں اشتراکی علاقوں سے نہ گزرنا پڑے۔ (اسٹار)

دنیا میں اموات کی شرح کم ہو رہی ہے

نیویارک ۱۴ جنوری۔ اقوام متحدہ کی رپورٹ میں بتایا ہے کہ گذشتہ ۲۰ سال کے عرصہ میں اور بالخصوص دوسری عالمگیر جنگ ختم ہونے کے بعد سے اموات کی شرح میں نمایاں کمی واقع ہو گئی ہے۔ اس رپورٹ کو اقوام متحدہ کے دفتر اعداد و شمار نے مرتب کیا ہے۔ اس میں آبادی ترک وطن، آباد کاری اور ایسے ہی دوسرے متعدد اعداد و شمار فراہم کئے گئے ہیں۔

اقوام متحدہ کے ماہرین کی رائے ہے کہ اس کی وجہ رہائشی حالات کا پہلے سے زیادہ بہتر ہونا اور طبی اور سائنسی معلومات میں اضافہ ہے۔ (اسٹار)

روس اسلحہ بندی کی رفتار میں اضافہ کر رہا ہے

نیویارک ۱۴ جنوری "متحدہ مقاصد کی انجمن" کے ڈائریکٹروں کے برطانوی رکن نے ایک ملاقات کے دوران میں بتایا کہ خفیہ موصول شدہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ سوویٹ روس نے اپنی جنگی تیاریوں کی رفتار تیز کر دی ہے۔ سوویٹ نہروں اور بندرگاہوں کا کام چار پانچ مقامات پر بند کر دیا گیا ہے۔ ماتحت ممالک میں فوجوں کی تعداد بڑھائی جا رہی ہے اور عورتوں اور بچوں کو کانوں اور جنگلات میں مزدوری کرنے پر مجبور کیا گیا ہے۔ یہ معلومات مختلف ذرائع سے حاصل ہوئی ہیں جن میں سوویٹ کی سرکاری رپورٹیں نشریئے اور پناہ گزینوں کے دیئے ہوئے بیانات شامل ہیں۔ (اسٹار)

مختصرات

عدن ۱۴ جنوری۔ لورپول کے ایک دولت مند عرب تاجر اور یمن کے شاہ احمد کے درمیان حدیدہ میں جدید طرز کی بندرگاہ کی تعمیر کے متعلق ابھی بات چیت مکمل ہوئی ہے۔ یہ بندرگاہ حدیدہ کے شہر سے پندرہ میل شمال میں راس الخطیب پر تعمیر کی جائے گی اور ریل کے ذریعہ اسے شہر سے ملا دیا جائیگا۔ یہاں بجلی کا ایک کارخانہ بھی قائم کیا جائے گا۔ (اسٹار)

لنڈن ۱۴ جنوری۔ اس وقت برطانیہ کی دفاعی مہم کے سلسلہ میں سینکڑوں اسامیاں خالی ہیں۔ ان عہدوں کی تنخواہیں ہزار پاؤنڈ کے لگ بھگ ہیں لیکن ان کے لئے امیدواروں کی شدید کمی محسوس کی جا رہی ہے۔

ان عہدوں کے لئے لیاقت کی قید نے موزوں امیدواروں کی تعداد میں کمی کر دی ہے۔ اولاً امیدوار کو اول درجہ کا سائنسدان یا انجینئر ہونا چاہیئے اور اس کے پاس لازمی طور پر ڈگری ہونی چاہیئے۔ دوسرے درخواست دہندہ اور اس کے والدین کا برطانوی ہونا ضروری ہے۔ (اسٹار)

لنڈن۔ ۱۴ جنوری۔ برطانیہ سے جو جماعت خشک غذا کی تقسیم کے طریقہ کا معائنہ کرنے امریکہ گئی تھی اس کی پیش کردہ رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ اوسطاً ایک امریکی باشندہ ایک سال میں ایک ٹن غذا کھاتا ہے۔ (اسٹار)

دمشق ۱۴ جنوری۔ شامی انجینئروں نے آبپاشی کے لئے دریائے سین پر قابو پا لیا ہے۔ فرانسیسی انتداب کے دنوں میں یہ کوشش کامیاب ہو سکی تھی۔ انجینئروں نے دریا کے ساحل کی سطح کو بلند کر کے ایک بند تعمیر کیا ہے۔ (اسٹار)

بیروت ۱۴ جنوری۔ امریکی چار نکاتی امداد کے ناظم لبنانی وزیر برائے تعمیرات عامہ کے ہمراہ شمالی لبنان گئے جہاں پن بجلی اور زراعت کے چار نکاتی منصوبے زیر مطالعہ ہیں۔ (اسٹار)

لنڈن ۱۴ جنوری۔ ڈاکٹروں کی انسدادی مہم کی وجہ سے خناق جو بچوں کا مہلک مرض تھا اب زیادہ خطرناک نہیں رہا۔ جنگ سے قبل اس مرض کے ۵۰۰ حملے سالانہ ہوتے تھے اور ان سے اموات کی تعداد ۲۵۰ ہوتی تھی۔ گذشتہ سال صرف ۳۰ حملے ہوئے اور ایک موت ہوئی۔ (اسٹار)

عمان ۱۴ جنوری۔ یہاں کے سرکاری حلقوں نے ان خبروں کی تردید کی ہے کہ شاہ طلال عنقریب عراق جانے والے ہیں۔ (اسٹار)

نبوت، خلافت اور بادشاہت میں فرق

(بقیہ صفحہ سات)

قابل غور یہ امر ہے کہ اگر ایڈیٹر صاحب "الاعتصام" قرون اولےٰ میں ہوتے تو وہ خلفاء راشدین کے ساتھ ہوتے یا اپنی دلیل کو لے کر خارجیوں اور باغیوں کے زمرہ میں داخل ہو جاتے؟ جناب ایڈیٹر صاحب اگر خلیفہ کی "انسانی کمزوریاں" اس کے عزل کو مستلزم ہیں تو یہ انسانی کمزوریاں تو اس میں اسی دن سے موجود تھیں جس دن اس کا انتخاب کیا گیا تھا تو پھر تو کسی خلیفہ کا انتخاب ہی نہ کرنا چاہیئے۔

آخر میں میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کیا خلیفہ کی "انسانی کمزوریوں" کی وجہ سے اس کے عزل کے علمبردار اپنی "انسانی کمزوریوں" سے بھی آگاہ ہیں؟ اصل بات یہ ہے کہ اس نظریہ کے قائلین نے خلافت حقہ کے مقام اور مرتبہ کو سمجھا ہی نہیں۔ وہ خلافت کو عام بادشاہت کی طرح محض انتخابی چیز سمجھتے ہیں جو سراسر غلط نظریہ ہے۔ خلافت کا مقام نبوت سے نیچے مگر ملوکیت سے اونچا ہے اسی طرح اس کا انتخاب اور تقرر ہے۔ اس حقیقت ثابتہ کی روشنی میں خلافت راشدہ کے عزل کا مطالبہ باطل اور غیر اسلامی ہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

کشمیر میں اقوام متحدہ کے فوجی مبصرین کے اخراجات

پیرس ۱۴ جنوری۔ اقوام متحدہ نے بجٹ کے حسب ذیل مدات منظور کر لئے ہیں۔ ہندوستان اور پاکستان میں فوجی مبصرین کیلئے ۶۰۰,۰۰۰ ڈالر۔ اریٹیریا میں اقوام متحدہ کے کمشنر کیلئے ۱,۳۵۰,۰۰۰ ڈالر۔ اقوام متحدہ کے کمیشن برائے لیبیا کے لئے ۸۳۰,۰۰۰ ڈالر۔ لیبیا میں اقوام متحدہ کے ٹریبونل کے لئے ۱,۲۵۹,۰۰۰ ڈالر اور سومالی لینڈ کی مشاورتی کونسل کیلئے ۶۰,۰۰۰ ڈالر (اسٹار)